Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۲ احسان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۲ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۳۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ اپنی تمام قوتیں خدا تعالیٰ کو سونپ دے اور اس کی راہ میں وقف ہو جائے

اسی کیفیت کو اہلِ تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں جس کے بعد بقا اور لقا کے اعلیٰ مقام حاصل ہوتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید کی آیت بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(یہ آیت) سعادتِ تامہ کے تینوں ضروری درجوں یعنی فنا اور بقا اور لقا کی طرف اشارت کرتی ہے۔۔۔۔

اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ کا فقرہ یہ تعلیم کر رہا ہے کہ تمام قویٰ اور اعضاء اور جو کچھ اپنا ہے وہ خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہیئے اور اس کی راہ میں وقف کر دینا چاہیئے اور یہ وہی کیفیت ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں فنا ہے۔ وجہ یہ کہ جب انسان نے حسب مفہوم اس آیتِ ممدوحہ کے اپنا تمام وجود معہ اس کی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کو سونپ دیا اور اس کی راہ میں وقف کر دیا اور اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے بکلی باز آ گیا تو بلاشبہ ایک قسم کی موت اس پر طاری ہو گئی اور اسی موت کو اہلِ تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ پھر بعد اس کے وَھُوَ مُحْسِنٌ کا فقرہ مرتبہ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعد فنائے اکمل و اتم و سلبِ جذباتِ نفسانی الٰہی جذبہ اور تحریک سے پھر جنبش میں آیا اور بعد منقطع ہو جانے تمام نفسانی حرکات کے پھر ربّانی تحریکوں سے پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیاتِ ثانی ہے جس کا نام بقا رکھنا چاہیئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ جس وقت انسان کے عرفان اور یقین اور توکل اور محبت میں ایسا مرتبہ عالیہ پیدا ہو جائے کہ اس کے خلوص اور ایمان اور وفا کا اجر اس کی نظر میں وہمی اور خیالی اور ظنّی نہ رہے بلکہ ایسا یقینی اور قطعی اور مشہود اور مرئی اور محسوس ہو کہ گویا وہ اس کو مل چکا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جائے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور ہر ایک آئندہ کا خوف اس کی نظر سے اٹھ جائے اور ہر ایک گزشتہ اور موجودہ غم کا نام و نشان نہ رہے اور ہر ایک روحانی تنعّم موجود الوقت نظر آوے تو یہی حالت۔۔۔۔۔۔۔ لقا کے نام سے موسوم ہے"۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۱۲ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

ضعف اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۱۱ احسان۔ جامع مسجد اقصیٰ میں آج نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا (التحریم: ۷) کی تفسیر کرتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں اس بنیادی حقیقت پر روشنی ڈالی کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا ہم میں سے ہر شخص اور ہر خاندان پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمارے قلوب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا محبت پیدا کر دی۔ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ محبتِ رسول ہی انسان کو جہنم کی آگ سے بچا سکتی ہے اور آپ کی اتباع اور پیروی ہی سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ دنیا ہمیں جو چاہے کہے اور سمجھے لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کے جلوے اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور ہمارے جسموں اور ہماری روحوں کا ذرہ ذرہ آپ کی محبت سے سرشار ہے اور آپ کی عظمت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بیتاب ہے تو ایسی صورت میں ہم آپ کا دامن کیسے چھوڑ سکتے ہیں اور اپنی دلی کیفیت کے برعکس اپنی زبان سے اپنے غیر مسلم ہونے کا کیسے اعلان کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم آپ کے اس عظیم روحانی فرزند اور آپ کے اس پیارے مہدی کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں جس کے ذریعہ ہمیں محبتِ رسول کی یہ نعمتِ عظمیٰ میسر آئی۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ ہو گا۔ اس امر کی نشاندہی کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آجکل بعض لوگ اپنی اغراض و مطامع کے باعث ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہیں اگر ان کی خوشی اسی میں ہے تو بے شک وہ ایسا کر لیں مگر ہماری خوشی تو اسی میں ہے کہ ہم ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ کی اتباع کے نئے شاندار مثال رکھیں۔ ہم جملہ قرآنی احکام اور قرآنی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ خدا کرے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں ہمیشہ اپنی تربیت کا خیال رکھیں۔ عشقِ رسول کی آگ کی شدت میں کبھی کمی نہ آنے پائے تا کہ حَسْبُکُمُ اللّٰہ کا وعدہ ہمیشہ ہمارے حق میں پورا ہوتا رہے اور ہم ہمیشہ ہی اس کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ار احسان ۱۳۵۵ ہش
۱۲ رجون ۱۹۷۶ء

ہدایت سے دوری کی آخری سٹیج

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں درجہ بدرجہ چار برائیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ چاروں برائیاں باہم ایک دوسرے سے اس طرح مربوط ہیں کہ ابتداءً جب ایک شخص میں پہلی برائی پیدا ہوتی ہے تو اسکے نتیجہ میں از خود دوسری برائی جنم لیتی ہے علیٰ ہذا پھر تیسری اور چوتھی۔ یہ چاروں برائیاں اس درجہ خطرناک اور مہلک ہیں کہ انجام کار انسان کو خواہ وہ بظاہر مومن اور مسلمان ہی کیوں نہ ہو دوزخ کا مستحق بنائے بغیر نہیں رہتیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان چاروں برائیوں کا سورۃ المدثر میں ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور کیا بھی ہے ان کے انتہائی ہولناک انجام کے ضمن میں تاکہ ان کی ہلاکت آفرینی اچھی طرح ذہن نشین ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ بجالانے والے ان مومنوں کا ذکر کرکے جو جنت میں جائیں گے بتایا ہے کہ جنتی لوگ دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ کیا چیز تمہیں دوزخ میں پہنچانے کا موجب بنی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے چار ایسی برائیوں کا اقبال کرایا ہے جن کی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل کئے جانے کے مستحق قرار پائے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان چاروں برائیوں کے ہولناک انجام کا پہلے ذکر کرکے انکی ہلاکت آفرینی سے شروع میں ہی آگاہ فرمادیا ہے تاکہ مومن محض زبانی ایمان لانے کو ہی کافی سمجھ کر اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے ان برائیوں میں ملوث نہ ہونے پائیں اور یکدم آگاہ ہوجائیں کہ اگر وہ ان میں سے پہلی برائی میں ملوث ہونے تو وہ درجہ بدرجہ باقی تین برائیوں میں بھی ملوث ہوئے اور اس طرح دوزخ کے مستحق قرار پائے بغیر نہ رہیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان چاروں برائیوں کا نہایت حکیمانہ انداز میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝
إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ
أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝
إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ
الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ
الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا
نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝
حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ (المدثر آیات ۳۳ تا ۴۸)

ترجمہ:۔ سنو! ہم چاند کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور رات کو بھی، جب وہ پیٹھ پھیر لیتی ہے اور (اسی طرح) صبح کو بھی جب وہ روشن ہوجاتی ہے کہ یہ (ساعت جس کا ذکر کیا گیا ہے) بہت بڑی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے (اور) انسان کو ڈرانے والی ہے (یعنی) اس انسان کو جو چاہتا ہے کہ کوئی (ایسی نیکی کرے جو) اگلے جہان میں اسکے کام آئے یا کسی بدی سے (جس کی اسے عادت پڑ گئی ہو) پیچھے ہٹ جائے (یعنی اسے کرنے سے دستکش ہوجائے)۔ ہر جان نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کے بدلہ میں رہن ہے سوائے دائیں طرف والے لوگوں کے کہ وہ جنتوں میں ہونگے اور مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے اور بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کرتے تھے اور ہم جزاء سزا کے دن کا انکار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم پر موت آگئی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خود دوزخیوں سے اقبال جرم کے رنگ میں منوالیا کہ اول ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے دوم ہم مسکینوں اور ناداروں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے سوم ہم اولوالالباب کا طریق چھوڑ کر شکوک و شبہات میں مبتلا لوگوں کی ہاں میں ہاں ملایا کرتے اور بے حکمت باتیں کیا کرتے تھے اور اس طرح اپنے ایمان کو ضائع کرنے میں لگے رہتے تھے۔ چہارم یہ کہ ہم ان سب برائیوں کے آخری نتیجہ کے طور پر جزاء سزا کے دن کے انکاری ہوکر گناہوں کے ارتکاب میں دلیر ہوگئے تھے۔ ہماری یہ برائیاں ہی ہمیں دوزخ میں پہنچانے کا موجب ہوئی ہیں۔

ان چاروں جرائم میں ایک تسلسل اور تدریج پائی جاتی ہے یعنی ایک کے نتیجہ میں دوسرا جرم از خود پیدا ہوتا چلا جاتا ہے سو اگر غور کیا جائے تو ان جرائم کی ابتداء ترک صلوٰۃ سے ہی ہوتی ہے۔ ابتداءً نماز میں غفلت ترک صلوٰۃ کا موجب بنتی ہے۔ اسکے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کے جذبات سے عاری ہوکر انفاق فی سبیل اللہ کی نیکی بجالانے سے محروم ہوجاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اگر انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دلائی جائے تو وہ کہتے ہیں أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو کھلا کھلا گمراہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ پھر جب انسان نماز کا تارک ہوکر انفاق فی سبیل اللہ سے عمداً اعراض کرنے لگتا ہے تو اسکے اندر خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسکی صفات نیز اس صداقت کے بارہ میں جسے خدا تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے شکوک و شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں اور وہ اپنی قماش کے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر ان شکوک و شبہات کا اظہار کرنے لگتا ہے اور اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر بات کا منکر ہوکر جزاء سزا کے دن کا ہی انکار کر بیٹھتا ہے۔ یہ انکار اس میں ایک بے خوفی کی کیفیت پیدا کردیتا ہے جس کے زیر اثر وہ ہر قسم کے معاصی کا دلیری سے ارتکاب کرنے لگتا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لیتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ابتداء اس ہولناک انجام کی ترک صلوٰۃ سے ہی ہوتی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اقامة الصلوٰة اور ایتاء الزکوٰة پر بہت زور دیا ہے کیونکہ ان دونوں احکام کی بجاآوری سے غفلت برتنے کے نتیجہ میں شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اور انسان آخرت کا منکر ہوکر گناہوں کے ارتکاب میں دلیر ہو جاتا ہے۔ آخرت کا انکار اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ایمان یکسر ضائع ہوچکا ہے اور نیکی بجالانے کے تمام راستے مسدود ہوگئے ہیں۔ اگر کسی قوم میں آخرت کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا ہوجائیں تو یہ اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ اس پر روحانی موت مسلط ہوا چاہتی ہے۔ آخرت کا انکار روحانی تپ دق کے آخری درجہ کی حیثیت رکھتا ہے جو روحانی موت پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ہدایت سے دوری کی یہی وہ آخری سٹیج ہے جس میں مخلوق خدا کے داخل ہونے پر اللہ تعالیٰ لوگوں کو روحانی موت کے چنگل سے آزاد کرانے کیلئے اپنے ماموروں کو مبعوث کرتا رہا اور نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تاقیامت قائم و دائم رہنے والی امت میں آخری زمانہ میں خود امت ہی میں سے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ سب سے زیادہ دکھ کی اور خون کے آنسو رلانیوالی بات یہ ہے کہ فی زمانہ بعض مسلمان آخرت کے انکار کے آخری درجہ کو پہنچ چکے ہیں اور ہنوز مہدی علیہ السلام کے ظہور سے بے خبر ہیں۔ جہاں تک حیات الآخرة کے انکار کا تعلق ہے سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ایک نہایت اہم گہری اور انقلاب انگیز تبدیلی جو مسلمانوں کی ذہنیت و نفسیات میں اس ۵۰ سال کے اندر اندر واقع ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آخرت پر ایمان عملاً کمزور ہوتا چلا جارہا ہے اور اس کے نتیجہ میں بامستقلاً اصول اور صداقت کے مقابلہ میں منافع و مصالح، آجل کے مقابلہ میں عاجل کو ترجیح دینے کا مرض پیدا ہوگیا ہے۔ اس سے مسلمان ایک با اصول، بلند اخلاق، پختہ سیرت جماعت کے بلند مقام سے گر کر ایک بے اصول، ناقابل اعتبار، ابن الوقت اور مصلحت پرست قوم کی ادنیٰ سطح پر آتے جارہے ہیں جس کے سامنے کوئی اخلاقی معیار نہیں ہے بلکہ صرف منافع و مصالح اور اغراض و مقاصد ہیں۔"

(ہفت روزہ "میثاق" لاہور ۳۱ مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۵ و ۲۶)

اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت شوہر

مکرم مرزا احمد یوسف صاحب نیّر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم انگلستان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات "دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" کے الٰہی ارشاد کے مطابق خالق و مخلوق ہر دو کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کے قلب صافی میں جہاں ایک طرف عشق الٰہی کا بحر متلاطم جوش مار رہا تھا تو دوسری طرف شفقت علیٰ خلق اللہ کے سوتے بھی اسی چشمہ صافی سے پھوٹ رہے تھے۔ گویا آپ نے ہر دو قسم کے حقوق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے کامل اور اکمل ترین خلق کو دیکھ کر بارگاہ ایزدی سے آپ کی مدح سرائی ان الفاظ میں بلند ہوئی۔

"اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"

یعنی اے رسول تو وہ ذات ہے جس میں اعلیٰ خلق اپنی پوری رعنائیوں سے جلوہ افروز ہے آپ نے ہر شعبہ حیات میں خلق کا کامل نمونہ دکھایا اور

"بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ"

کے دعویٰ کی عملی شہادت مہیا فرمائی صغر سنی ہو یا عنفوان شباب، جوانی ہو یا بڑھاپا آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اخلاق کریمہ اور اوصاف حمیدہ کا آئینہ دار تھا آپ کی تجرد کی زندگی بھی اسی طرح آپ کے حسن کردار کی غمازی کرتی ہے جس طرح کہ ازدواجی زندگی۔

مرد کا سب سے زیادہ تعلق رشتہ داروں میں سے بیوی سے ہوتا ہے کیونکہ اس کی معیت میں ہی زندگی کا بیشتر حصہ گذرتا ہے اور بہت سے امور دریافت میں اس کے ساتھ مشاورت اختیار کرنا پڑتی ہے۔ اسلئے شوہر کے نیک و بد ہونے کا صحیح علم بیوی کو ہوتا ہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ انسان بیرونی لوگوں کے ساتھ تکلفاً اچھے اخلاق سے پیش آئے اور تھوڑے سے عرصہ کے لئے اپنی خامیوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈال سکے اور باطن کو ظاہر نہ کرے لیکن بیوی سے وہ پوشیدہ نہیں رکھ سکتا کیونکہ علاوہ دائمی صحبت اور ہر وقت کے تعلق کے بیوی پر مرد کو کچھ اختیار بھی ہوتا ہے اور اسکی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنی فطری بد اخلاقی کا اکثر اوقات اس کے سامنے اظہار کر دیتا ہے۔ پس انسان کے کردار کا بہترین گواہ اس کی بیوی ہے جس کا تجربہ دوسرے لوگوں کے تجربہ سے بہت زیادہ صحیح اور مشاہدات پر مبنی ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جو گواہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے دی ہے وہ آپ کے حسن اخلاق پر ایک بہت روشن دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا ہے

"کَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ"

(بخاری جلد اول باب کیف کان بدء الوحی)

یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اور بے کسوں اور کمزوروں کا بار اٹھاتے ہیں اور تمام اعلیٰ اخلاق جو معدوم ہو چکے تھے ان پر عمل کرنے والے ہیں اور مہمان نوازی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں اور مصیبت زدوں کی مدد فرماتے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے یہ الفاظ اپنے اندر ایک نہایت وسیع مضمون رکھتے ہیں جن کی پوری گہرائی تک وہی شخص پہنچ سکتا ہے جو دل و دماغ کے نازک احساسات سے اچھی طرح آشنا ہو ان الفاظ میں آپ کی مجموعی اخلاق کا نچوڑ مخفی ہے جو پندرہ سالہ ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کے قلب میں پیدا کیا آپ نے سب سے پہلے حسن خلق کا تذکرہ کیا ہے وہ رشتہ داروں سے حسن سلوک ہے کیونکہ وہ ہی زیادہ قریبی اور حسن سلوک کی مستحق ہوتی ہے پس آپ نے اپنی بیویوں کے ساتھ نہایت اعلیٰ اخلاق کا اظہار کیا ہے

حسن معاشرت

بیویوں سے حسن معاشرت کے بارہ میں آپ نے تمام مومنین کو ایک اصولی ہدایت فرمائی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی

(ترمذی باب فضل ازواج النبی)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل سے عمدہ سلوک کرتا ہے اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل کے حق میں بہتر ہوں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں؟ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۸)

یہ محض منصفانہ نکتہ کی ہدایت نہیں بلکہ عملی نمونہ سے اس کو دنیا کے سامنے پیش کیا چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ گیارہ عورتوں نے مجلس کی اور عہد کیا کہ اپنے خاوند کے بارہ میں صحیح حالات بتائیں گی چنانچہ دس عورتوں نے اپنے خاوندوں کے متعلق خراب معلومات بہم پہنچائیں اور ان سے برے سلوک کی شکایت کی۔ لیکن گیارہویں عورت نے اپنے خاوند کے بارہ میں یوں تعریف کی:

زوجی ابو زرع اناس من
حلی اذنی وملأ من
شحم عضدی وبجحنی
فبجحت الیّ نفسی وجدنی
فی اھل غنیمۃ بشق
فجعلنی فی اھل صہیل
واطیط ودائس ومنق
فعندہ اقول فلا اقبح
وارقد فاتصبح واشرب
فاتقنح

(بخاری کتاب النکاح باب حسن المعاشرۃ مع الاھل)

میرے خاوند کی کیا تعریف ہے اور وہ بڑا اچھا آدمی ہے اس نے زیوروں سے میرے کان بھر دیئے اس نے کھلا پلا کر مجھے خوب موٹا کر دیا ہے اس نے مجھے ایسا خوش رکھا کہ میں کہہ نہیں سکتی [illegible] اور میں جو کچھ کہتی ہوں اس پر وہ کبھی برا نہیں مانتا اور بے فکری سے سو جاتی ہوں تو بے فکری کے عالم میں سورج طلوع ہو جاتا ہے اور بغیر کسی فکر کے ایسا ہے کہ گھر میں کام کاج کو نوکر ہیں اسی روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہؓ بات ختم کر چکیں تو حضورؐ نے فرمایا:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت لکِ کابی زرع لام زرع

یعنی اے عائشہؓ میں تمہارے حق میں ایسا ہی بھلا ہوں جس طرح ام زرع کے لئے اس کا خاوند ابو زرع تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جواب دیا کہ:

یا رسول اللہ بل انت خیرٌ من ابی زرع

یا رسول اللہ آپ ابو زرع سے زیادہ بہتر خاوند ہیں گویا اس حدیث سے آپ کے بیویوں سے حسن سلوک پر روشنی پڑتی ہے لیکن اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آنحضرت نے ابو زرع کی طرح ظاہری مال و اسباب حضرت عائشہؓ یا کسی اور بیوی کو نہیں دیا بلکہ آپ نے روحانی مال و متاع سے حضرت عائشہؓ اور دوسری بیویوں کے دامن کو بھر دیا اور اسی طرف اشارہ ہے کہ ظاہری مال و اسباب بھی حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ازواج مطہرات کو جو اس وقت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض صنفِ نازک کے جذبات و
احساسات کا خیال رکھنا اور ان سے
حسنِ اخلاق سے پیش آنا بہت ضروری
ہے ـــــ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں
فرماتا ہے:
"وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"
(نساء رکوع ۳)
یعنی تم اپنی بیویوں سے احسان اور مروّت سے پیش آتے رہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ قرآن کریم اور احادیث کی عملی تفسیر تھا۔ آپؐ اپنے اہل وعیال سے ہمیشہ لطف اور نرمی کا برتاؤ فرماتے ان کے جذبات کا احترام فرماتے۔ اور جس طرح شیشہ کے معاملہ میں احتیاط برتی جاتی ہے کہ وہ ٹوٹ نہ جائے اسی طرح ہر ممکن کوشش فرماتے کہ ان کے دل مجروح نہ ہوں چنانچہ آپکی زندگی اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے ایک سفر کا واقعہ درج ذیل کرتا ہوں:
ایک سفر میں اونٹوں پر عورتیں سوار تھیں۔ ساربان انجشہ نامی۔ حُدی خوانی کرنے لگا (حُدی کا اس آواز کو کہتے ہیں جس سے اونٹ تیز رفتار ہو جاتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یا انجشۃ رویدک
سوقا بالقواریر
(مسلم جز ثانی کتاب الفضائل
باب فی رحمۃ النبی للنساء)
کہ اے انجشہ ٹھہر کانچ کے شیشوں کی حفاظت کرو۔ یہاں عورت کو کانچ کے شیشوں سے تشبیہ دی ہے اور پھر فرمایا کہ ان پر سختی جائز نہیں بلکہ معاملہ فہمی سے ان کو حل کرنا ہی درست ہے دباؤ سے عورت کا دل بھی مجروح ہوگا اور معاملہ زیادہ پیچیدہ ہوگا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے کہ
"المرأۃ کالضلع ان اقمتہا کسرتہا
وان استمتعت بہا
وفیہا عوج"
(ترمذی باب ماجاء فی مداراۃ النساء)
کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو باوجود کجی کے تو اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ آپ کا فعل بھی اس بات پر شہادت دیتا ہے۔ ترمذی میں واقعہ آتا ہے کہ حضرت صفیہؓ بہت اچھا کھانا پکاتی تھیں۔ ایک دفعہ حضور حضرت عائشہؓ کے گھر میں قیام فرما تھے تو ایک پیالہ میں سالن ڈال کر حضرت صفیہؓ نے حضور کی خدمت اقدس میں بھجوایا۔ حضرت عائشہؓ نے غصہ میں آکر اس پیالہ کو پھینک دیا (حضرت اسلئے کہ حضور میرے گھر رونق افروز ہیں اور مہمانی کسی اور بیوی کے حصہ میں آئے) وہ پیالہ ٹوٹ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا پیالہ منگوا کر حضرت صفیہؓ کے ہاں بھجوا دیا۔ اور حضرت عائشہؓ کی اس لغزش کو نظر انداز کر دیا اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ:
"نهى أن تطلب عثرات
النساء" (طبرانی)
یعنی آپ نے بیویوں کی لغزشوں کی تلاش میں رہنے سے منع فرمایا۔ اور ان سے عمدہ سلوک کرنے کا ارشاد فرمایا:۔
ایک حدیث میں وارد ہے۔
ان الرجل اذا سقی امرأتہ الماء لہ اجر
(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ باب ما جاء
فی النفقۃ علی النفوس الاھل)
کہ آدمی اگر اپنی بیوی کو پانی بھی پلاتا ہے اس کا اسے اجر ملتا ہے۔ ان تمام احادیث کا لب لباب یہ ہے کہ خیرکم لاھلہ کا دعویٰ محض زبانی نہ تھا۔ بلکہ آپؐ نے فعل سے اسے ثابت کر دیا۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام موعود زمانہ نے فرمایا ہے کہ:۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں
آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ
عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت
کرتے تھے میرے نزدیک وہ
شخص بزدل اور نامرد ہے جو
عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو
تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے
خلیق تھے باوجودیکہ آپ
بڑے بارعب تھے لیکن اگر
کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ
کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک
کھڑے رہتے۔ جب تک کہ وہ
اجازت نہ دے"
(ملفوظات جلد چہارم صـ۴۴)

احترام و محبت

اسلام نے عورت کی جداگانہ اور منفرد حیثیت کو تسلیم کیا ہے اس نے عورتوں کو وہ تمام حقوق دیئے جو مردوں کو عطا کئے اس نے عورت کا احترام کیا اس کی خود مختاری تسلیم کی اور اس کو وہ قدر و منزلت عطا کی کہ جسے وہ آج تک عروج کے زمانہ میں بھی حاصل نہ کر سکیں۔ آنحضور نے عورت کو آبگینہ سے تشبیہ دی ہے اور اس کے جذبات و احساسات کے احترام کی تاکید فرمائی۔ ایک روایت ترمذی جلد اول باب رخصۃ الوضوء فضل طھور المرأۃ میں منقول ہے کہ حضور نے بیان فرمایا ہے کہ انسان عورت کے غسل کے بعد بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے آپؐ نے کس طرح چھوٹی چھوٹی بات میں عورت کا احترام قائم کیا اور اپنے عمل سے اس کا ثبوت دیا یہود کا طریق تھا کہ عورت حائضہ ہو تو اس سے رسم و راہ نہ رکھتے۔ وہ بالکل کٹی ہوئی ٹہنی کی مانند ہو جاتی تھی۔ لیکن ہمارے پیارے آقا نے اتنا احترام کیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:۔
"کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یصلی من اللیل
وانا علی جنبہ وانا
حائض وعلی مرط وعلیہ
بعضہ الی جنبہ"۔
(مسلم باب الاعتراض بین یدی المصلی)
کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز تہجد ادا کرتے تھے تو میں ان کے پہلو میں ہوتی تھی اور میں حائضہ ہوتی تھی۔ مجھ پر ایک چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ آپ پر بھی ہوتا تھا۔ گویا اس حالت میں بھی آپ زندگی کے گذر اوقات اسی طرح کرتے۔ یہی نہیں بلکہ اپنی بیویوں کا احترام حضور نے ہر رنگ میں فرمایا۔ ایک جگہ اور حدیث میں وارد ہے کہ:۔
"عن علی قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول خیر نسائہا
مریم بنت عمران و
خیر نسائہا خدیجۃ
بنت خویلد"
(مسلم باب فی فضل خدیجہؓ)
یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں میں سے افضل مریم بنت عمران ہے اور میری امت کی عورتوں سے افضل حضرت خدیجہؓ ہیں
اسی طرح حضرت عائشہؓ کے بارے میں حضور فرماتے ہیں
"فضل عائشۃ علی النساء
کفضل الثرید علی سائر
الطعام" (بخاری)
کہ حضرت عائشہؓ کی فضیلت باقی عورتوں پر ایسی ہے جس طرح کہ ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر ہے ایک اور روایت آتی ہے کہ ام سلمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مردوں کا ذکر ہوتا ہے۔ عورتوں کے بارہ میں تعریف نہیں ہوتی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت نازل کی۔
"ان المسلمین والمسلمات
والمؤمنین والمؤمنات...
...الآیہ" ۔ (سورہ احزاب)
روایت یوں ہے کہ:۔
عن مجاھد عن ام سلمۃ
قالت قلت یا رسول
اللہ یذکر الرجال ولم
یذکروا النساء فانزل
اللہ تعالیٰ ان المسلمین
والمسلمات والمؤمنین
والمؤمنات ... الخ
(مستدرک حاکم جلد دوم صـ۴۱۶)
پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی عزت و توقیر کو قائم فرمایا اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صحابہ نے بھی مستورات کی توقیر و عزت کا لحاظ رکھا اور رسول کریمؐ کے دامنِ تقدس سے وابستہ ہونے کے بعد اب قیامت تک ان کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ مرد اور عورت کا تعلق بھی ایک ایسا تعلق تھا ہے حضور فرماتے ہیں کہ:۔
"حُبّب الی من الدنیا النساء
والطیب وجعل قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ"۔
(نسائی جلد دوم کتاب عشرۃ النساء)
یعنی اس دنیا میں مجھے تین چیزیں پسند ہیں ایک عورتیں دوسرے خوشبو اور تیسرے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ عورت کو نظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور مردوں کے ظلم کا تختۂ مشق بنی ہوئی تھیں تو حضور نے ان سے محبت کا اظہار فرمایا ایک جگہ پر اور فرمایا ہے کہ:۔
"کلما ازداد الرجل ایمانا
ازداد حبا فی النساء"
(دیلمی مسند فردوس)
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا جیسے جیسے ایمان زیادہ ہوتا ہے ویسے ویسے عورتوں سے اس کی محبت بڑھتی ہے باوجود مصروفیات اور مہمات دینیہ کے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کا کچھ حصہ ضرور بیویوں کے پاس گذارتے اور ان سے محبت و مروّت کا سلوک فرماتے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال
کو بڑھاتی اور
نفوس کا تزکیہ کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۵۹

میں میاں غلام محمد ولد امانت علی صاحب قوم انصاری۔ پیشہ نجی ملازم عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲؍۴؍۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد میاں غلام محمد کوٹھی موراں والی ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ چوہدری بشیر احمد صراف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ شریف احمد سیکرٹری زراعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۵۶۰

میں وزیر احمد ولد چوہدری بڈھے خان صاحب قوم اعوان۔ پنشنر عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹؍۴؍۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۲۲ کنال ۱۵ مرلے۔ قیمت اندازاً -/۶۰۰۰ روپے۔

۲۔ ایک مکان کے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۵/۷۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ وزیر احمد ملک ساکن معراجکے براستہ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ صوبیدار میجر فقیر احمد (برادر موصی) معراجکے۔

گواہ شد۔ مشتاق احمد (پسر موصی) معراجکے۔

مسل نمبر ۲۲۵۶۱

میں مجیدہ بیگم بیوہ ملک محمد کرم صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن وہاڑی ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲؍۶؍۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان کے ۱/۲ حصہ کی مالک ہوں۔ کل مالیت -/۱۲۵۰۰ روپے۔

۲۔ مکان کے ۱/۴ حصہ کی مالک ہوں۔ کل مالیت -/۱۵۰۰۰ روپے۔

۳۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولے مالیتی -/۴۰۰۰ روپے

۴۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مجیدہ بیگم الف ۱۲۹۔ وہاڑی ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد الدین وصیت ۱۱۱۴۵ صدر جماعت احمدیہ وہاڑی ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ مرزا احمد اقبال مربی سلسلہ احمدیہ مقیم وہاڑی ضلع ملتان۔ وصیت ۲۱۲۹۰

مسل نمبر ۲۲۵۶۲

میں زینب بیگم زوجہ محسن احمد صاحب ارشاد قوم بلوچ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ بیعت ۱۲/۲۸ ساکن نور نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲؍۴؍۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو راس بھینس قیمت -/۳۵۰۰ روپے (اس میں حق مہر -/۶۰۰ روپے بھی شامل ہے)

۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ ماشہ مالیتی -/۱۲۰ روپے

۳۔ زیور نقرئی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۴۰ روپے

۴۔ بکرے اس بکری قیمت -/۲۴۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زینب بیگم زوجہ محسن احمد صاحب ارشاد نور نگر فارم ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد محسن احمد ارشاد (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ غلام حسین مشتاق وصیت ۱۴۴۰۳ نور نگر فارم ضلع تھرپارکر۔ سندھ۔

آپ کی اپنی

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل

لاہور

ملازمت کے لئے نادر موقع

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۴ جہلم میں مندرجہ ذیل آسامیوں کی گنجائش ہے۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں اوپر دیئے ہوئے پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔

① ورکشاپ فٹرز:- عمر تقریباً ۴۰ سال۔
تجربہ = کسی ورکشاپ / فیکٹری میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد پچاس روپیہ ماہوار۔

② کیمسٹ:- تعلیم = ایف۔ ایس سی / بی۔ ایس سی۔
تجربہ = ۵ سال۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد روپیہ ماہوار۔

③ مشین اوپریٹر (MACHINE OPERATOR)
عمر تقریباً چالیس سال۔
تجربہ = کسی فیکٹری یا ورکشاپ میں پانچ سال کام کیا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ چار صد روپیہ ماہوار۔

④ چوکیدار:- عمر = تقریباً چالیس سال۔
تجربہ = ریٹائرڈ فوجی۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ تین صد روپیہ ماہوار۔

⑤ کار ڈرائیور:- تجربہ = کم از کم دس سال موٹر چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔
تنخواہ بمعہ الاؤنس = مبلغ تین صد روپیہ ماہوار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہمت کر کے مگر تکلیف میں پڑے بغیر وعدہ کا زیادہ سے زیادہ حصہ ادا کرنیکی کوشش کریں (خلیفۃ المسیح)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:-

"بنیادوں کو تو ہم نے بہرحال مضبوط کرنا ہے اس لئے ہم نے کام شروع کرنے میں انتظار نہیں کرنا۔ اس لئے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنا سارا وعدہ ادا کرنے کی وہ سارا دیدیں اور پھر آنے والے سالوں میں تھوڑی بہت جتنی بھی خدا توفیق دے وہ دیتے چلے جائیں .... وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی دیا ہے یا اچانک اُن کی آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا ہے وہ آگے بڑھیں اور خود کو تکلیف میں ڈالے بغیر نسبت کے لحاظ سے نہیں بلکہ جو ضرورت ہے اس عظیم منصوبہ کی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے سال جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں دے دیں۔"

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ عظیم حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرمائی ہے جو غلبہ اسلام کی خاطر اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قربانی کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر جس کا اُوپر ذکر آیا ہے کئی دوستوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنا پُورا چندہ ادا کر دیا ہے۔ چند مثالیں دعا کی غرض سے درج ہیں :-

(۱) ایک مخلص دوست نے اپنی ساری جائیداد فروخت کر کے چندہ وصیت ادا کرنے کے بعد بقیہ نوّے ہزار روپیہ ۹۰,۰۰۰/- صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادا کر دیا ہے اور سابقون الاوّلون میں شمولیت کی سعادت پائی۔

(۲) ایک اور مخلص بھائی نے جس نے پچیس ہزار روپے کا وعدہ کیا تھا حضور کی اس تحریک پر ۲۴۴۳ روپے ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی سعادت حاصل کی۔

(۳) ایک اخلاص رکھنے والے دوست نے اپنی عمر کا سارا اندوختہ چالیس ہزار روپیہ ۴۰,۰۰۰/- صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادا کرنے کی سعادت پائی۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

جن لجنات کی طرف تاریخ لجنہ جلد دوم، سوم کے بقایا جات ہیں یا وہ بہنیں جنہوں نے ذاتی طور پر یہ کتابیں خریدی تھیں براہِ مہربانی اپنے بقایا جات جلد ادا کر دیں کیونکہ لجنہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں صرف چار ماہ باقی ہیں اور ابھی تک بجٹ میں بہت زیادہ کمی ہے۔ نیز بہنوں کو بار بار کتابوں کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔ ہم ہر لجنہ کی ممبر سے اس بات کے خواہشمند ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ کتب خریدنے کی کوشش کریں گی۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے داماد ملک ناصر احمد صاحب ہیڈ کلرک واپڈا آفس لاہور عرصہ قریباً چھ ماہ سے بعض پیچیدہ امراض میں مبتلا ہیں سلاہور کے ماہر ڈاکٹروں کا علاج ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

محمد احمد ثاقب
استاد جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خالی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں ان کے لئے درخواستیں درکار ہیں۔ تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ تجربہ کار امیدوار کو تجربہ کے مطابق ترقیات شروع میں دیدی جائیں گی۔ رہائش کا انتظام اور علاج بذمہ ہسپتال ہوگا۔ ہسپتال کے اوقات کے علاوہ پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت حسب قواعد ہو گی۔

(۱) سپیشلسٹ سرجن۔ ایف سی۔ پی۔ ایس، ایف۔ آر۔ سی۔ ایس یا متبادل ڈگری۔ یا ایم۔ بی بی۔ ایس کے لئے سرجری کا مناسب تجربہ نیشنل گریڈ نمبر ۱۸۔ عارضی آسامی۔

(۲) میڈیکل آفیسر۔ ایم۔ بی بی۔ ایس نیشنل گریڈ نمبر ۱۷۔ ایک سال کے لئے عارضی۔

(۳) ویمن میڈیکل آفیسر۔ ایم۔ بی بی۔ ایس نیشنل گریڈ نمبر ۱۷۔ دو آسامیاں۔ ایک عارضی تین ماہ کے لئے اور دوسری مستقل

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

محترم شیخ محمد حسین صاحب آف چنیوٹ کراچی میں وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم شیخ محمد حسین صاحب آف چنیوٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۰ جون ۱۹۷۶ء کو سوا دو بجے دوپہر جناح ہسپتال کراچی میں حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کچھ عرصہ سے میرے پاس ملیر چھاؤنی میں مقیم تھے۔ نمازِ جنازہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی نے پڑھائی جس میں ملیر چھاؤنی، ماڈل کالونی اور محمود آباد کے احباب نے شرکت فرمائی۔ ان احباب نے میت کو ربوہ بھجوانے کے لئے نہایت خلوص، تندہی اور لگن سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی اور صحابی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال نے دعا کرائی مکرّر احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شریف احمد ملیر چھاؤنی۔ کراچی)

ضرورت ڈاکٹر

راولپنڈی ڈویژن کے ایک ضلعی ہیڈ کوارٹر میں تقریباً بیس برس سے کامیاب کلینک کے لئے ایک تجربہ کار، مخلص اور محنتی ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر، سٹاف نرس اور ہیلتھ وزیٹر کی انتہائی معقول مشاہرہ پر فوری ضرورت ہے۔ اہلیت، تجربہ، عمر اور دیگر تفصیلات سمیت درخواستیں معرفت الفضل ارسال فرمائیں۔

م معرفت روزنامہ الفضل۔ ربوہ

فوری ضرورت

ضلع تھرپارکر سندھ کے ایک زرعی فارم میں جہاں مزارعین کے علاوہ مشینی کاشت کا انتظام بھی ہے اس کے انتظام کے لئے ایک محنتی، دیانتدار، صحت مند اور تجربہ کار جو زمیندارہ کام سے اچھی طرح واقف ہو مینیجر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ اور مراعات معقول ہوں گی جو بالمشافہ طے ہوں گی۔ خواہشمند احباب جلد سے جلد اپنی درخواستیں مع سفارش امیر صاحب حلقہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

ہم۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ۔ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴